تقویٰ

قرآن حکیم کی روشنی میں

تحریر: محمد طیب خان سنگھانوی

تقویٰ کا لغوی مفہوم ہے نگرانی کرنا' بچنا' حفاظت کرنا' پرہیز کرنا اور ڈرنا وغیرہ۔ جبکہ شرعی اصطلاح میں تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی بنا پر نیک اعمال انسان سے سہولت سے صادر ہوتے جائیں اور برے کاموں کے خلاف دل میں نفرت وحقارت کے جذبات موجزن ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ تقویٰ ضمیر کے اس احساس کا نام ہے جس کی بنا پر ہر کام میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی سر مو مخالفت کرنے سے شدید نفرت پیدا ہو جاتی ہے' بندۂ مؤمن و مسلم اپنی تمام تر حیات اللہ ربّ العزت کی مرضی ومنشا کے مطابق استوار کرتا ہے اور اپنی زندگی کے ہر ایک لمحے اور ہر ایک عمل کو رضائے الٰہی میں ڈھالتا ہے۔

قرآن حکیم نے اللہ عزوجل' یومِ آخرت اور سلسلۂ نبوت پر ایمان لانے کے بعد جن چیزوں کی دعوت زیادہ اہمیت کے ساتھ دی ہے اور جن کو گویا انسان کی فلاح و سعادت کا مدار بتلایا ہے ان میں سے ایک ''تقویٰ'' بھی ہے۔ متقی وہی ہے جو اللہ عزوجل اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہوئے اللہ عزوجل کی ناراضی اور اس کی پکڑ اور آخرت کے عذاب اور مؤاخذے سے ڈرتے ہوئے فکر اور احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ رسول اللہ ﷺ کے مشہور صحابی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ جو علم قرآن میں خصوصی امتیاز اور مہارت رکھتے تھے' ایک دن اُن سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ''تقویٰ'' کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت اُبیؓ نے فرمایا کہ ''کبھی کانٹوں بھرے کسی راستے پر چلنے کا اتفاق تو آپؓ کو ضرور ہوا ہوگا؟'' حضرت عمرؓ نے جواب

دیا: ''کیوں نہیں! بارہا ایسے راستوں پر چلنے کا اتفاق ہوا ہے''۔ حضرت عمرؓ کے اس جواب کے بعد حضرت اُبیؓ نے فرمایا کہ ''اس وقت آپ نے کیا کیا''؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''میں نے اپنے جسم اور کپڑوں کو سنبھالا اور خوب کوشش کی کہ اپنے جسم اور کپڑوں کو کانٹوں سے بچا کر صحیح سالم نکل جاؤں''۔ حضرت اُبی نے فرمایا کہ 'فَذٰلِکَ التَّقْوٰی ''یعنی بس یہی تو تقویٰ ہے! واقعہ یہ ہے کہ تقویٰ کی کوئی تشریح اس سے بہتر اور بلیغ تر نہیں کی جا سکتی۔

جب ہم تقویٰ کی حدود کی بات کرتے ہیں اور حدود زیرِ غور لاتے ہیں تو دراصل ہم اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہیں۔ عذابِ الٰہی کے خوف اور خشیت الٰہی کی بنا پر اللہ عزوجل کی حدود کو توڑنے اور اس کے محارم کا ارتکاب کرنے اور اوامر کے ترک کرنے سے باز رہنے کو تقویٰ کا مثبت پہلو قرار دیا گیا ہے' جبکہ اوامر دینی اور احکاماتِ الٰہیہ کو پابندی سے ادا کرنا اور ممنوعات و منہیاتِ دُنیوی سے مکمل اجتناب کرنا اس کی تعریف کا منفی پہلو ہے۔ یہاں یہ امر بھی واضح رہنا چاہئے کہ قرآن حکیم نے نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج اور قربانی و جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ تمام عبادات کا مطلوب صراحتاً یا اشارتاً تقویٰ ہی کو قرار دیا ہے۔

علماءِ حق نے تقویٰ کے جو مدارج متعین کئے ہیں وہ یہ ہیں:

۱) عوام کا تقویٰ:

ل) کفر و شرک سے بچنا ب) تمام کبیرہ گناہوں سے بچنا۔

۲) خواص کا تقویٰ: صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہوں سے بچنا۔

۳) اخص الخواص کا تقویٰ: ہر اُس چیز سے بچنا جو بندے کو ایک لمحہ کے لئے بھی یادِ خدا سے غافل کر دے۔

امام بیضاویؒ نے تفسیر بیضاوی میں تقویٰ کے مندرجہ ذیل تین مراتب قرار دیئے ہیں:

۱) ادنیٰ درجہ ۲) اوسط درجہ ۳) اعلیٰ درجہ

ان میں ادنیٰ درجہ کا تقویٰ ایمان ہے جس کے ذریعے سے دوزخ کے دائمی

عذاب سے نجات حاصل ہوتی ہے۔اوسط درجہ ہراُس چیز کا چھوڑ دینا ہے جس پر عمل آدمی کو گناہگار بنا دے۔اس لئے صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ ہو اور کبیرہ گناہوں سے بچتے رہنا چاہیے۔اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ دل کو ہراُس چیز سے محفوظ رکھا جائے جو غیر دینی امور میں مشغول کر دے۔

تقویٰ کا اصل مرکز دل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ: ''آگاہ ہو جاؤ! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے' جب وہ ٹھیک ہو تو تمام جسم درست اور اگر وہ خراب ہو تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے' اور خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے دوران قبا کے مقام پر ایک مسجد بنوائی تھی جو مسجد قبا کہلاتی ہے۔ بعد میں منافقین نے ایک اور مسجد ''مسجد ضرار'' مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے تعمیر کی۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے بذریعہ وحی سرکارِ دو عالم ﷺ پر یہ واضح فرمایا کہ آپؐ کی بنوائی ہوئی مسجد نیک نیتی اور تقویٰ کی بنا پر ہے جبکہ یہ دوسری مسجد مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی غرض سے ہے۔ یہاں صرف نیت اور مقصد کے فرق کی وجہ سے ایک کام محبوب و منظور ہوا اور دوسرا وہی کام مردود ٹھہرا۔اس سے ثابت ہوا کہ تقویٰ خلوصِ نیت سے عبارت ہے۔

تقویٰ دل کی پاکیزہ ترین اور اعلیٰ ترین کیفیت کا نام ہے جو تمام نیکیوں کی محرک ہے اور دین و مذہب کی جان اور دینداری کی روح ہے۔غرض تقویٰ ہر نیکی کی ابتداء اور ہر عبادت کی روح ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر لاکھوں فرزندانِ توحید کے سامنے اس حقیقت کا اظہار فرمایا کہ ''اے لوگو! خوب سن لو کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کسی قسم کی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ہاں' اگر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو وہ صرف تقویٰ کے سبب''۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُوْنَ﴾(البقرۃ:۲۱)

''اے لوگو! عبادت کرو اپنے پروردگار کی' جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا' تاکہ تم متقی بن جاؤ''۔

تمام اسلامی عبادات کی اصل روح' مقصد اور غرض و غایت حصولِ تقویٰ ہی ہے۔مثلاً روزہ کی غرض بھی تقویٰ کا حصول ہے۔قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا' تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو''۔

اسی طرح سے حج کا مقصد بھی تقویٰ کی حصولی ہے۔قرآن مجید میں ارشادِ پاک ہے:

﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ (الحج:۳۲)

''اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے''۔

اسی طرح قربانی کا مقصد بھی تقویٰ ہی ہے۔ارشادِ خداوندی ہے:

﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآءُ ھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ﴾ (الحج:۳۷)

''اللہ کے پاس قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا' لیکن تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے''۔

قرآن حکیم میں جن آیاتِ مبارکہ میں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین اور تاکید فرمائی گئی ہے ان سب کا تو شمار بھی مشکل ہے' صرف چند آیات پاک اس سلسلہ میں پیش خدمت ہیں:

☆ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے' اور (آخری دم تک اس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دل و جان سے اپنے اس مالک کی فرمانبرداری کرتے رہو' یہاں تک کہ) تم کو اسی فرمانبرداری کی حالت میں موت آئے''۔

☆ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا﴾ (التغابن:۱۶)

''اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو' جس قدر بھی تم سے ہو سکے' اور (دل وجان سے اس کے سارے حکم) سنو اور مانو''۔

☆ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾ (المائدۃ:۳۵)

''اے ایمان والو! اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح نصیب ہو''۔

☆ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝﴾ (الحشر:۱۸)

''اے ایمان والو! اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر متنفس کو ضرور دیکھنا (اور سوچنا) چاہیے کہ اس نے کل کے لئے (یعنی آخرت کے لئے) کیا سامان کیا ہے' اور (تم کو مکرر تاکید کی جاتی ہے کہ) اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو' یہ بالکل قطعی اور یقینی بات ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے سب اگلے پچھلے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (تمہارا کوئی عمل بھی اس سے مخفی نہیں ہے۔)

☆ ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۝﴾
(القمر:۵۴'۵۵)

''جن بندوں نے (دنیا میں) تقویٰ کا رویہ اختیار کیا وہ (آخرت میں) باغات اور نہروں میں رہیں گے۔ ایک عمدہ مقام میں' کامل اقتدار رکھنے والے حقیقی بادشاہ کے قرب میں''۔

☆ ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ۝﴾ (البقرۃ:۱۹۷)

''اور زادِ راہ ساتھ لے لو اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے اور میرا تقویٰ اختیار کرو اے عقلمندو!''

☆ ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۝﴾ (آل عمران:۱۵)

''جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس بہشتی باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' وہ ہمیشہ ان باغات میں رہیں گے اور پاک وصاف بیویاں وہاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ عزوجل کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے' اللہ

عزوجل اپنے سب بندوں (کے ظاہری و باطنی احوال) پر گہری نظر رکھتا ہے۔'' (اس لئے کسی کا متقی یا غیر متقی ہونا اس سے مخفی نہیں رہ سکتا)۔

☆ ﴿وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (النحل: ۳۰'۳۱)

''اور متقیوں کا ٹھکانا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے' غیر فانی اور سدا بہار بہشت کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے' ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ مہیا ہوگا جو وہ چاہیں گے' اس طرح اللہ عزوجل متقیوں کو (ان کے تقویٰ کا) بدلہ دے گا''۔

☆ ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ﴾

(الطلاق: ۲'۳)

''اور جو کوئی تقویٰ کا رویہ اختیار کرے اس کے واسطے اللہ عزوجل (مشکلات اور سختیوں سے) نکلنے کی کوئی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو اُن طریقوں سے رزق دیتا ہے جن کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا''۔

☆ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ (الانفال: ۲۹)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ عزوجل تم کو (اپنے خاص فضل سے) ایک امتیازی قوت اور امتیازی شان بخشے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دُور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔ اور اللہ عزوجل بڑا فضل کرنے والا ہے''۔

☆ ﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ......﴾ (الاعراف: ۹۶)

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور تقویٰ کا رویہ اختیار کرتے تو ہم زمین و آسمان سے اُن پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے......''

☆ ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝﴾ (النحل: ۱۲۸)

''اللہ عزوجل اپنے ان بندوں کے ساتھ (اور ان کا رفیق) ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں''۔

☆ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (الجاثیۃ: ۱۹)

''اور اللہ عزوجل دوست ہے تقویٰ والوں کا''۔

☆ ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (یونس:٦٢تا٦٤)

''یاد رکھو کہ جو اللہ عزوجل کے دوست ہیں انہیں کوئی خوف و غم نہ ہوگا' یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا۔ ان کے لئے خاص خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں بھی اور آخرت میں بھی''۔

☆ ﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝﴾(المائدة:٢٧)

''اللہ عزوجل تقویٰ والوں ہی کے عمل کو قبول کرتا ہے''۔

☆ ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى﴾ (البقرة:١٨٩)

''ولیکن نیکی کی حقیقت تو بس یہ ہے کہ کوئی (اللہ عزوجل سے ڈرے اور) تقویٰ اختیار کرے''۔

☆ ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝﴾ (الحج:١'٢)

''اے بنی نوع انسان! اپنے پروردگار سے ڈرو' یقین کرو کہ قیامت کا بھونچال بڑا ہی سخت حادثہ ہوگا۔ جس دن وہ قیامت تمہارے سامنے آ جائے گی (اور تم اس کے ہیبت ناک مناظر دیکھو گے تو حالت یہ ہوگی کہ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہے گا' یہاں تک کہ) ننھے بچے کو دودھ پلانے والی ہر ماں اپنے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تم دیکھو گے سب لوگوں کو نشہ کی سی حالت میں بے ہوش' جبکہ وہ کسی نشہ سے بے ہوش نہ ہوں گے مگر اللہ عزوجل کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ (اس ہولناکی اور دہشت سے ان کا یہ حال ہوگا)''۔

☆ ﴿وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ (النساء:١٢٩)

''اور اگر تم اصلاح اور تقویٰ کا رویہ اختیار کرو تو اللہ عزوجل بہت بخشنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے (وہ تمہارے ساتھ مغفرت اور رحمت ہی سے پیش آئے گا)''۔

☆ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ (الحجرات:١٠)

''اللہ عزوجل سے ڈرو (تقویٰ کی روش اختیار کرو) تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

☆ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحُجُرات:١٢)

''اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرو' یقیناً اللہ عزوجل بہت عنایت فرمانے والا اور نہایت مہربان ہے''۔

☆ ﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران:٧٦)

''ہاں جو پورا کرے اپنا عہد اور تقویٰ کا رویہ اختیار کرے تو (وہ اللہ کا محبوب بنے گا' کیونکہ) اللہ عزوجل متقی بندوں سے محبت کرتا ہے۔''

☆ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبة:٤)

''یقیناً اللہ عزوجل کا پیار ہے اپنے متقی بندوں پر''۔

☆ ﴿وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴾

(آل عمران:١٢٠)

''اور اگر تم صبر و استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو (تمہارے) ان (دشمنوں) کی چالوں (اور ان کے خفیہ واروں) سے تم کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا (کیونکہ پھر اللہ عزوجل تمہارا محافظ اور مددگار رہوگا) اور وہ (دشمن) جو کچھ کرتے ہیں (اور تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے جو خفیہ چالیں چلتے ہیں) اللہ عزوجل اس سب پر حاوی ہے۔''

☆ ﴿كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ لا يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ لا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل:٣١'٣٢)

''اللہ عزوجل ایسی ہی جزا دے گا متقیوں کو۔ وہ متقی بندے جن کی روح قبض کرتے ہیں فرشتے خوشی کی حالت میں' کہتے ہیں ان سے تمہارے لئے (تمہارے ربّ کی طرف سے) سلامتی ہے (اور اس کا تمہارے لئے فرمان اور فیصلہ ہے کہ) پہنچ جاؤ اس کی تیار کی ہوئی جنت میں اپنے اعمال کے سبب سے''۔

☆ ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾ (الزمر:٧٣)

''اور لے جائے جائیں گے متقی بندے جنت کی طرف گروہ در گروہ' یہاں تک کہ جب وہ جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے سلام ہو تم پر' تم لوگ پاکیزہ ہو' بس داخل ہو جاؤ اس میں سدا

رہنے کے لئے''۔

☆ ﴿وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۞ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۞ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۞ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۞ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۞ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۞﴾ (ص:۴۹-۵۴)

''اور یقیناً متقیوں کے لئے ہے اچھا ٹھکانا' ہمیشہ رہنے والی جنتیں' کھلے ہوئے ہیں ان کے لئے دروازے' بیٹھے ہیں ان میں تکیہ لگائے' منگاتے ہیں پھل اور مشروبات' اور ان کے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہ والیاں' سب ایک عمر کی۔ یہ ہے وہ (انعام) جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے تم سے روزِ حساب کے لئے' بے شک یہ ہے ہمارا رزق جو کبھی ختم ہونے والا نہیں''۔

☆ ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (الحجرات:۱۳)

''اللہ عزوجل کے یہاں تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تقویٰ میں بڑا ہے''۔

☆ ﴿الٓمّٓ ۞ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞﴾ (البقرة:۱-۳)

''الف' لام' میم۔ یہ اللہ کی کتاب ہے' اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے متقی بندوں کے واسطے' (وہی اس سے نفع اٹھائیں گے۔ یہ متقی بندے وہ ہیں جن کا حال یہ ہے کہ) وہ بن دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں''۔

☆ ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۞﴾ (البقرة:۱۷۷)

''نیکی بس یہی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو' لیکن اصل نیکی کرنے والے (جن کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قدر و قیمت ہے) وہ بندے ہیں جو ایمان لائے (سچے دل سے) اللہ عزوجل اور یوم آخرت پر اور ملائکہ پر اور (اللہ عزوجل کی)

کتاب پر اور نبیوں پر' اور اپنا (محبوب) مال انہوں نے (اللہ عزوجل کی) محبت میں (اس کے حکم کے مطابق) دیا' اپنے (صاحب حاجت) اہل قرابت کو اور عام یتیموں' مسکینوں کو اور (ضرورت مند) مسافروں اور سائلوں کو اور (خرچ کیا) غلاموں کی رہائی میں' اور اچھی طرح قائم کی انہوں نے نماز اور ادا کی زکوٰۃ' اور پورا کرنے والے اپنے عہد کو جبکہ کسی سے کوئی عہد کریں' اور صبر کرنے والے تنگی اور تکلیف و مصیبت میں اور حق و باطل کی جنگ میں۔ یہی ہیں راست باز اور یہی ہیں متقی بندے"۔

☆ ﴿وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞﴾ (آل عمران:۱۳۳۔۱۳۵)

"(لوگو!) تیزی سے بڑھو اور دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش اور اس وسیع جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے' وہ ان متقی بندوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں بھی اور تنگی اور تکلیف میں بھی' اور جو (آپس کے اختلافات و نزاعات میں) غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ عزوجل ایسے نیکوکار بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اور (وہ بندے بھی متقیوں میں ہی شامل ہیں اور جنت کے وہ بھی مستحق ہیں جن کا حال یہ ہے کہ) اگر کبھی کوئی شرمناک بات ان سے سرزد ہو جاتی ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ عزوجل انہیں یاد آ جاتا ہے' پھر وہ اس سے اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہتے ہیں' اور کون ہے اللہ عزوجل کے سوا جو بخشے گناہوں کو (اور پھر وہ اس گناہ سے باز رہتے ہیں) اور دیدہ و دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے (اور اس کو اپنی عادت نہیں بناتے)"۔

☆ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۞﴾ (الاعراف:۲۰۱)

"جن بندوں کے دلوں میں تقویٰ ہوتا ہے ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی شیطان کی

طرف سے ان کو کوئی چرکہ لگتا ہے (اوروہ خبیث ان پر کمند ڈالتا ہے) تو فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اوران کی (ایمانی) بصیرت بیدار ہو جاتی ہے (اور پھر وہ اس کے جال سے نکل جاتے ہیں)۔''

☆ ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ اٰخِذِيْنَ مَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۞ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۞ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۞ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۞﴾ (الذاریات:۱۵۔۱۹)

''یقیناً متقی لوگ (اُس روز) بہشتی باغات میں اور خوش منظر رواں چشموں میں رہیں گے۔ان کا پروردگار جو خاص نعمتیں ان کو دے گا وہ ان کو خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس روز کے آنے سے پہلے اچھے کام کرنے والے تھے' یہ راتوں کو تھوڑا سوتے تھے (اور زیادہ وقت نماز اور ذکر ودعا وغیرہ میں گزارتے تھے) اور سحر کے وقتوں میں پھر اللہ عزوجل سے معافی اور بخشش کی دعائیں مانگتے تھے۔ اور ان کے مالوں میں حصہ تھا ضرورت مندوں' سائلوں اور ہارے ہوئے آفت رسیدوں کا۔''

☆ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞﴾ (الحُجرات:۳)

''جولوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں (ازراہِ ادب) دبی آواز سے بولتے ہیں وہی ہیں جن کے دلوں کو اللہ عزوجل نے جانچ کر انتخاب کرلیا ہے تقویٰ کے لئے' ان کے لئے اللہ عزوجل کی معافی ہے اور ثوابِ عظیم ہے''۔

☆ ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞﴾ (الانعام:۳۲)

''دنیا کی زندگی تو بس ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں' اور تقویٰ رکھنے والوں کے حق میں یقیناً آخرت ہی کا گھر کہیں بہتر ہے' تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ؟''

ان تمام آیات مبارکہ ومقدسہ کو سامنے رکھتے ہوئے اوران کے مطالعہ ومشاہدہ کے بعد ہمارے اذہان میں متقی زندگی گزارنے کا مکمل وبھرپور نقشہ مرتب ہو جاتا ہے' تقویٰ کا مفہوم بخوبی واضح ہو جاتا ہے اور ایک مکمل تصویر تیار ہو جاتی ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جن کی زندگی کی بنیادیں تقویٰ پر ہیں۔ وہی اللہ عزوجل کے